السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں دنیا کو ملعون کہا گیا(1) بلکہ مردار اور اس کو چاہنے والے کتے (2) مگر اس عالم اسباب میں اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسلمانوں سے چندہ صدقات وخیرات کی اپیل کی جاتی رہی ہے۔ بلکہ آج کل تو مذہب کے نام پر مانگنے کی خوب دوڑ لگی ہوئی ہے۔ اس تضاد کی تشریح یا تاویل کیسے ممکن ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنیا قابل مذمت اس وقت بنتی ہے۔ جب اللہ سے دوری کا سبب بنے اور جب اس کو راہ للہ صرف کر کے قرب الٰہی کی سعی کی جائے تو یہ باعث افتخار ہے۔ جس طرح کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے متعدد واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ مثلا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انفاق میں سبقت لے گئے۔ (3) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ تبوک کے موقع پر مال خرچ کر کے ''الدرجات العلیٰ'' کے وارث بنے۔(4)

14112)ابن ماجہ (2438) حسنہ الترمذی والالبانی صحیح الترمذی ابواب الذھد باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللہ ۔)

21/49) کشف الخفا (1313) وقال الصنعانی موضوع اقوال وان کان معناہ صحیحا لکنہ لیس بحدیث وقال النجم لیس بھذا اللفظ فی المرفوع ۔)

3 کتاب السنة لابن ابی عاصم رقم (١٢٤-) بتحقیق الالبانی ۔

4 حسنہ الترمذي والباني المشكاة (٦-٦٤) صحیح الترمذي ابواب المناقب باب فی مناقب عثمان (٣٩٦٧) عن عبدالرحمن بن سمرة ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص425

محدث فتویٰ